میلاد النبی ﷺ 1998

خطاب حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی

ACD 25

Track 1

70:00

"رب العالمین اور رحمت العالمین ﷺ کی تشریح"

اعوذ باللہ.........

بسم اللہ ....

معزز حاضرین کرام ، محترم خواتین، عزیز دوستو، اللہ تعالیٰ سے درخواست ہے کہ ہم سب کو اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ آپ اور میں دونوں مل کر دعا کریں کہ اس مبارک محفل میں اللہ تعالیٰ مجھے توفیق عطا فرمائیں کہ میں آپ سے وہ کچھ عرض کروں جو میرے اندر کی دنیا کے تاثرات ہیں ۔ میں جو کچھ عرض کروں آپ بھی اس کو دل کی گہرائیوں سے سنیں اور اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ یہاں جو بھی کچھ ہے وہ اللہ کی دی ہوئی توفیق کے ساتھ ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی اس ولادت نبوی ﷺ کی محفل میں ہم سب کی حاضری بھی بلاشبہ اللہ کی دی ہوئی توفیق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ... وما توفیقی الا باللہ...کہ بندے جو اچھا کام کرتے ہیں وہ بھی اللہ کی دی ہوئی توفیق کے ساتھ ہی کرتے ہیں۔ میں دورے کے اوپر کراچی سے باہر تھا۔ تقریباً تین ملکوں کا میں نے دورہ کیا ۔ ڈنمارک، سوئٹزرلینڈ اور اٹلی۔اور ان کے بڑے بڑے شہروں میں تقریباً صحیح یاد نہیں بارہ یا چودہ شہروں میں یوں کہیے کہ کفرستان میں اذان دے آیا ہوں ۔ جتنا میرے بس میں تھا میں نے اس پر عمل کیا باقی اللہ تعالیٰ میرے اس عمل کو قبول فرمائیں۔ اور وہاں رسول اللہ ﷺ کا نام نامی اسم گرامی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے روشن ہوا۔ اور یہ روشنی جو میں وہاں چھوڑ آیا ہوں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس میں اضافہ ہو اور امت مسلمہ کے ساتھ ساتھ غیر مسلم حضرات بھی دین کی روشنی سے منور ہوں۔ اور اس کے لئے ضروری ہے کہ مسلمانوں کا کردار اور مسلمان کا عمل مثالی ہو۔ اس لئے کہ جب اسلام کا تذکرہ آتا ہے تو سب سے پہلے مسلمانوں کا کردار زیر بحث آتا ہے۔ہم جب کسی کو اس بات کی دعوت دیتے ہیں کہ آپ اسلام کی پلیٹ فارم پر ہمارے ساتھ مل کر اللہ کی وحدانیت کا اقرار کریں اور رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے آپ ﷺ کے اخلاق حسنہ پر عمل کریں تو سب سے پہلے سوال یہ اٹھتا ہے کہ مسلمانوں کا اللہ کے اوپر کتنا اعتماد ہے۔

اور مسلمان رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات پر کس حد تک عمل پیرا ہے۔ جب
مسلمانوں کی زبوں حالی یا یوں کہئیے کہ منافقت کا تذکرہ غیر مسلموںکے
سامنے آتا ہے تو وہاں جو بھی کچھ کہا جاتا ہے وہ سن کر سوائے شرمندگی کے
اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ ایک انگریزنے مجھ سے سوال کیا طنزاً کہ میں
مسلمان ہونا چاہتا ہوں آپ بتائیے مجھے کون سا مسلمان کریں گے؟ دیوبندی
مسلمان کریں گے، بریلوی مسلمان کریں گے ، شیعہ کریں گے یا سنّی کریں گے؟
آپ مجھے کون سا مسلمان کریں گے کہ جو جھوٹ بولتا ہے اور پلیٹ فارم پر
کھڑے ہوکر یہ کہتا ہے کہ ہمارے نبی مکرم ﷺ نے ہمیں جھوٹ بولنے کو منع
فرمایا ہے۔ کون سا مسلمان کریں گے کہ جو اپنے بھائیوں کو غذاؤں میں ملاوٹ
کرکے مسلسل

slow poisioning

کررہاہے اور اس کی زندگی سے کھیل رہا ہے؟ آپ مجھے کون سا مسلمان کریں
گے وہ مسلمان جو مساجد میں جاکر اپنے مسلمان بھائیوں کو قتل کرتے ہیں؟
ایسی صورت میں سوائے شرمندگی کے بتائیے اور کیا چیز حاصل ہوتی ہے؟ اس
کی انگریز کی یہ بات سن کر میں کوئی بھی جواب نہیں دے سکا سوائے افسوس
کے اور شرمندگی کے ۔ کوئی بھی مسلمان جب اسلام کی دعوت دیتا ہے ظاہر
ہے اس کے پیچھے اگر کردار نہیں ہے تو کس بات کی دعوت دے سکتا ہے؟ سوائے
ندامت اور شرمندگی کے اسے کیا حاصل ہوسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اوپر
مہربان ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں امت محمدیہ ﷺ میں پیدا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے
ہمیں رسول اللہ ﷺ کی امت سے سرفراز فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ
توفیق عطا فرمائی ہے کہ ہم کلمہ بھی پڑھتے ہیں نماز بھی پڑھتے ہیں ، رسول
اللہ ﷺ کی عشق کا دعویٰ بھی کرتے ہیں۔ اور اس کی مثال اس وقت آپ کے
سامنے ہے کہ اگر ہمارے دلوں میں رسول اللہ ﷺ کی محبت نہ ہو ہمارے دلوں
میں توحید کی روشنی نہ ہو تو ہم اتنی دور دراز سے سفر کرکے یہاں کیوں جمع
ہوتے؟ ہمارے اندر اللہ کی دی ہوئی توفیق موجو د ہے کام صرف اتنا سا کرنا ہے
کہ رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ کا کا مطالعہ کرکے کوشش یہ کرنی ہے کہ جو
کچھ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے یا جو کچھ رسول اللہ ﷺ کا عمل ہے ہم اس کی
نقل کرنے کی اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ آج کے مبارک دن ہم سب
لوگ اس بات کا عہد کرسکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق کے ساتھ
ہم انشاء اللہ رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات پر عمل کریں گے اور نبوت کے انوار سے
اپنے قلوب کو، اپنے دلوں کو ، اپنی روح کو منور کریں گے۔ اس مجلس کی
مناسبت سے ، عید میلاد النبی ﷺ کی مناسبت سے روحانی نقطہء نظر کو سامنے
رکھتے ہوئے میں رسول اللہ ﷺ کی صفت رحمت اللعالمین ﷺ کے بارے آپ حضرات
کے سامنے کچھ معروضات پیش کروں گا۔ پھر میں آپ سے درخواست کرتا ہوں
کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ مجھے توفیق عطا فرمائے کہ میں جو کچھ آپ

حضرات سے عرض کرنا چاہتا ہوں اس میں اللہ، اللہ کا رسول ﷺ مجھے کامیابی عطا فرمائیں۔

بسم اللہ ......

سورة الفاتحہ.........

ان اللہ و ملائکة یصلون علی النبی ......یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلم تسلیماً...

درود شریف ....

بسم اللہ ......

وما ارسلنک الا رحمة للعالمین ......

ابھی میں نے آپ کے سامنے اس سورت کی تلاوت کی جو عالم اسلام میں ہر مرد اور عورت کو یاد ہے۔ اور ہر مسلمان مرد اور عورت نماز کی ہر رکعت میں اس کی تلاوت کرتے ہیں۔

بسم اللہ ......الحمد ﷲ رب العالمین۔ سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو عالمین کا رب ہے۔ اس کو پھر اپنے ذہن میں دوہرائیں ۔ الحمد ﷲ رب العالمین ...حمد معنی تعریف ... ﷲ معنی اللہ کے لئے ... رب معنی رب... اور عالمین عالم کی جمع۔ الحمد للہ رب العالمین ... سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو عالمین کا رب ہے۔ اب اس میں جو بات اس وقت تشریح طلب ہے وہ یہ ہے کہ اللہ کے بارے میں سب جانتے ہیں اللہ سے مراد پیدا کرنے والا۔ اللہ سے مراد خالق۔ اللہ سے مرادبے شمار مخلوقات کا پیدا کرنے والا... خالق۔ رب سے مراد مخلوق کو پیدا کرکے اس کو زندہ رکھنے کے لئے مخلوق کی ضروریات کا کفالت کرنے والا۔ یعنی مخلوق کو زندگی میں جو کچھ استعمال کرنا ہے یا مخلوق کو زندگی گزارنے کے لئے جن چیزوں کی ضرورت ہے ان کا انتظام کرنے والا ۔ رب سے مراد یہ ہے کہ مخلوق کو زندہ رکھنے کے لئے، مخلوق کو پیدا کرنے کے لئے ، مخلوق کو جوان کرنے کے لئے مخلوق کی نسل چلانے کے لئے ، مخلوق کو بوڑھا کرنے کے لئے ۔ مخلوق کو اس دنیا میں رکھنے کے بعد دوسری دنیا میں منتقل کرنے کے لئے جن چیزوں کی ضرورت ہے ان کو فراہم کرنے والا... رب! اللہ خالق ہے۔ پیدا کرنے والا۔ رب پیدا کرنے کے بعد مخلوق کی زندگی کے وسائل فراہم کرنے والا۔ دوسری بات جو بہت زیادہ غور طلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ رب العالمین ہیں یعنی اللہ رب العالم نہیں ہے ۔ جیسی ہماری یہ دنیا ہے اس دنیا کو ہم ایک عالم کہتے ہیں ... عالم ناسوت بھی کہتے ہیں عالم تخلیق بھی کہتے ہیں۔ عالم دنیا بھی کہتے ہیں۔ عالم وسائل بھی کہتے ہیں۔ عالم حساب و کتاب بھی کہتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ رب العالم نہیں ہے رب العالمین ہے۔ اس آیت کے پڑھنے سے ، مطالعہ کرنے سے ، اس میں تفکر کرنے سے یہ بات سامنے آئی کہ اس دنیا کی طرح اور

بھی بے شمار عالمین ہیں۔ یہ ہماری ایک ہی دنیا نہیں ہے۔ اس دنیا کی طرح
اور بے شمار دنیائیں ہیں رب العالمین ۔ تیسری بات جو بہت زیادہ توجہ طلب
ہے وہ یہ ہے کہ اللہ رب المسلمین نہیں ہے رب العالمین ہے۔ اللہ تعالیٰ رب
المسلمین اس معانی پر تو ہیں کہ عالمین میں مسلمان ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ
رب المسلمین ، رب المنافقین ، رب المشرکین ، رب الکافرین نہیں ہیں... رب
العالمین ہیں۔ اور کسی عالم کو سمجھنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس میں اللہ
تعالیٰ کی اتنی مخلوقات ہوں جو انسانی شماریات سے بالا ہوں۔تو اللہ تعالیٰ
رب العالمین ہیں۔ یعنی اللہ وہ ذات اکبر ہے ، وہ ذات قادر مطلق ہے جو ایک
دنیا کے لئے نہیں۔ یا ایک عالم کے لئے نہیں ہے بلکہ اربوں کھربوں دنیاؤں کے لئے
وسائل فراہم کرنے والا ہے۔ اربوں کھربوں دنیاؤں کو بناتا بھی ہے اور اربوں
کھربوں دنیاؤں کو زندہ رہنے کے لئے وسائل بھی فراہم کرتا ہے۔ یہ مختصر سا
اس کا ترجمہ ہے۔ الحمدہ رب العالمین ... سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔خالق
کائنات ... خالق کائنات کی صفات کیا ہیں ؟ خالق کائنات کی صفات یہ ہیں کہ
جب وہ مخلوق کو پیدا کرتا ہے تو مخلوق کی ضروریات کی کفالت بھی کرتا ہے ۔
اور مخلوق کی ضروریات کی کفالت اس وقت ممکن ہے کہ جب مخلوق کی
زندگی میں کام آنے والی ہر شئے مخلوق کے لئے پہلے سے موجود ہو۔ پھر اس کو
دوبارہ پڑھیں... الحمد ہرب العالمین...سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیںجو عالمین کے
لئے وسائل فراہم کرتا ہے تاکہ عالمین ان وسائل کو استعمال کرکے پیدابھی
ہوں ، جوان بھی ہوں، بوڑھے بھی ہوں اور مر بھی جائیں۔ اب انسانی ضروریات
میں ہم سمٹ آتے ہیں مخلوق تو بہت بڑی اللہ کی ... حضور قلندر بابا کے
فرمانے کے مطابق عالمین میں تقریباً ساڑھے گیارہ ہزار مخلوق ہیں۔ ساڑھے
گیارہ ہزار مخلوق ہیں۔ ان میں پرندے ہیں، چرندے ہیں، چوپائے ہیں ، سمندر کے
اندر کی مخلوق ہے ، اشجار ہیں، درخت ہیں، معدنیات ہیں، پہاڑ ہے تو ان کی
اگر نوعی اعتبار سے ان کی تعداد کو شمار کیا جائے تو تقریباً ساڑھے گیار ہ ہزار
ہیں۔ ہم سمٹ کر اپنی ایک مخلوق کے اوپر آتے ہیں۔ یعنی انسان کا تذکرہ کرتے
ہیں کہ اللہ تعالیٰ انسان کا کس طرح رب ہے۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے کس
طرح پیدا کیا؟ اور پیدائش کے بعد کس طرح انسان کی زندگی قائم رکھنے کے لئے
اللہ تعالیٰ نے وسائل بنائے؟ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ یہاں جتنے بھی ہم
لوگ موجود ہیں اس میں خواتین بھی ہیں بڑے بھی ہیں بچے بھی ہیں ہماری
پیدائش اس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک ہمارے والدین نہ ہوں۔ والدین کے
بارے میں جب بھی ہم فکر کرتے ہیں تو اس کے علاوہ ہمارے پاس کوئی جواب
نہیں کہ ہماری اماں کو ہمارے ابا کو اللہ نے پیدا کیاہم نے نہیں بنایا۔ اگر میری
ماں نہ ہوتی میرا باپ نہ ہوتا میں پیدا ہی نہیں ہوتا۔ یعنی انسان کی پیدائش
کے لئے پہلا وسیلہ والدین بنے۔اور والدین کی تخلیق میں نہ والدین کا کوئی عمل
دخل ذاتی اور نہ کسی اولاد کا کوئی عمل دخل ہے۔ والدین کو اللہ تعالیٰ نے اولاد
کے لئے وسیلہ بنایا ۔ اب وہ بچہ ماں کے پیٹ میں آگیا۔ جو بھی اس کا پروسیس

ہوے ماں کے پیٹ میں اللہ تعالیٰ نے نو ماہ تک اس انسان کی پرورش کی۔ یعنی
ماں کے پیٹ میں اس بچے کو خورد و نوش کے لئے نشونما کے لئے جتنی چیز کی
ضرورت تھی وہ اللہ تعالیٰ نے اس بچے کو ماںکے پیٹ میں فراہم کی ۔ جس
صفت رحیمی سے اس خورد و نوش کا انتظام ہوا اس کو روحانیت میں رب کہتے
ہیں۔ رب نے ماں کے پیٹ میں بچے کو وہ تمام غذائیں فراہم کی جن غذاؤں کو
استعمال کرکے اس کے اندر توانائی پیدا ہوئی ، شکل و صورت بنی اور جیتی
جاگتی ایک تصویر اس دنیا میں آگئی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ... ھوالذی یصویر
کم فی الارحام کیف یشائ... کیسی پاک ذات ہے۔ وہ جو ماں کے پیٹ میں تصویر
کشی کرکے ... خوبصورت تصویر ... اس دنیا میں بھیجتی ہے... ھوالذی یصویر کم
فی الارحام کیف یشائ...۔ اب وہ بچہ پیدا ہوا۔ بچہ جب پیدا ہوا تو بچے کو اپنی
زندگی گزارنے کے لئے کوئی چیز خود نہیں بنانی پڑی۔ پیدائش سے پہلے اس کے
دودھ کا انتظام ہوگیا۔ پیدائش سے پہلے ہی اس کے لئے زمین موجود تھی۔
پیدائش سے پہلے ہوا بھی موجود تھی۔ پیدائش سے پہلے پانی بھی موجود تھا۔
پیدائش سے پہلے ہر وہ چیز مہیا تھی جس کی زندگی میں ضرورت پیش آتی
ہے۔ بچہ پیدا ہونے کے بعد ذرا بڑا ہوا۔ اس کے لئے ... جب وہ بڑا ہوا ... اس کے
لئے پہلے سے گندم موجود تھاتاکہ وہ روٹی کھاسکے۔ گوشت موجود تھا تاکہ وہ
گوشت کھاسکے۔ تعلیمی سلسلہ شروع ہوا پہلے سے اسکول بھی موجود تھاپہلے
سے اساتذہ بھی موجود تھے۔ یعنی پیدائش کے بعد سے مرتے دم تک انسان جو کچھ
بھی استعمال کرتا ہے وہ پہلے سے موجود تھا۔ کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو
انسان نے پیدا ہونے کے بعد اپنے لئے بنائی ہو استعمال تو کی اس نے
.... کررہا ہے۔

اب کیا صورت سامنے آئی؟ صورت یہ سامنے آئی کہ اللہ خالق کائنات ہے ۔
عالمین کے لئے اس نے وسائل فراہم کئے صفت ربوبیت سے۔ وسائل فراہم ہوگئے
بن گئے، مخلوق بھی بن گئی۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ اس وسائل کی تقسیم زیر
بحث آئی۔ کہ وسائل کو اس طرح تقسیم کیا جائے کہ مخلوق کے لئے راحت و
عافیت بن جائے ، مخلوق کے لئے پریشانی کا باعث نہ بن جائے۔ مخلوق کو آرام و
آسائش مہیا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ رحمت کے ساتھ ان وسائل کو تقسیم کیا
جائے۔ اب وسائل کی تقسیم کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ جو وسائل تقسیم
کرنے والا ہے وہ بھی ان وسائل کو استعمال کرتا ہو۔ وہ وسائل کے استعمال کا
حاجتمند ہو۔ اس کا مطلب کیا ہوا؟ اس کا مطلب یہ ہوا کہ رب العالمین نے
جب یہ کائنات بنائی اور اس کائنات کے لئے وسائل پیدا کردئے۔ اب رب کائنات نے یہ
چاہا وسائل کو تقسیم کرنے والی ہستی مخلوق میں سے منتخب ہو اس لئے اللہ
تعالیٰ کی ذات ایسی ہے نہ وہ کھاتی ہے نہ وہ پیتی ہے نہ اسے گھر کی ضرورت
ہے نہ اس کا کوئی باپ ہے نہ اس کی کوئی اولاد ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اسی
مخلوق میں سے ایک فرد کا انتخاب کیا اور اس فرد کو اپنا محبوب اور دوست
بنایااور اس دوست سے اللہ نے یہ فرمایا ... اپنے لئے فرمایا ... الحمدﷲ رب

العالمین ... سب تعریفیں میرے لئے ہیں ، مجھ اللہ کے لئے ہیں جو عالمین کو پیدا کرکے عالمین کے لئے وسائل فراہم کرتا ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ کو اپنا دوست بنا کر فرمایا کہ میں نے کائنات بنا دی ، مخلوق بنا دی ، مخلوق کے لئے وسائل پیدا کردئیے ...وما ارسلنک الا رحمت للعالمین ... اور تجھے رحمت کے ساتھ وسائل کو تقسیم کرنے کے لئے عالمین میں منتخب فرمالیا ۔ وما ارسلنک الا رحمت للعالمین ... میں نے مخلوق بنائی ، وسائل پیدا کئے اور تجھے اس لئے بھیجا ہے کہ تو رحمت کے ساتھ عالمین میں وسائل کو تقسیم کرے۔ کائنات میں دو ہستیاں زیر بحث آئیں۔ ایک پیدا کرنے والی ہے اور ایک مخلوق کو پیداشدہ وسائل تقسیم کرنے والی ہستی ...وما ارسلنک الا رحمت للعالمین ...اور ہم نے تجھے عالمین کے لئے رحمت بنا کر بھیجااس لئے تاکہ تیری ذات سے پوری کائنات فیڈ ہوتی رہے۔ حضور قلندر بابا اولیا سے جب میں نے ان دونوں آیتوں کی تفسیر پوچھی کہ صاحب اللہ تعالیٰ اپنے لئے رب العالمین فرماتاہے اپنے محبوب بندے محمد رسول اللہ ﷺ کے لئے رحمت اللعالمین فرماتا ہے۔ تو رب العالمین اور رحمت اللعالمین میں کیا فرق ہوا؟ کیا رسول اللہ ﷺ اور اللہ تعالیٰ ایک ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ... ایک تونہیں ہیں لیکن رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کے مطابق ...اول ما خلق اللہ نوری... اللہ تعالیٰ نے جب اس کائنات کو بنانے کا ارادہ فرمایا تو سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ کو تخلیق فرمایا۔ اول ما خلق اللہ نوری...سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ کو تخلیق فرمایا اور رسول اللہ ﷺ کو مقام محمود میں وہ جگہ عطا فرمائی کہ جہاں اللہ اور اللہ کے رسول کوئی بندہ نہیں پہنچ سکتا۔ صورت حال یوں بنی کہ اللہ تعالیٰ رب العالمین ہیں اللہ تعالیٰ کی تجلیات اور انوار اتنے شدید الاثر ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی تجلی کائنات کا کوئی فرد کائنات کی کوئی مخلوق برداشت نہیں کرسکتی۔ آپ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ پڑھا ہے کہ کوہ طور پر اللہ تعالیٰ کی تجلی دیکھی اور بے ہوش ہوگئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ انتظام فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی تجلیات اور انوار کے نزول کے لئے اللہ نے رسول اللہ ﷺ کا نور بنایا ۔ اللہ تعالیٰ جب کائنات کے لئے کوئی حکم صادر فرماتے ہیں جب کن فرماتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے یہ استطاعت اور سکت عطا فرمائی کہ انوار اور تجلیات کا پہلا نزول رسول اللہ ﷺ کے اوپر ہوتا ہے اس کی تیزی اس کا جلال ، اس کی عظمت ، اس کی ربوبیت کہ جو انوار ہیں ان کو رسول اللہ ﷺ جب قبول فرماتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ کو چونکہ وما ارسلنک الا رحمت للعالمین ...اللہ نے فرمادیا ہے وہ جلال رحمت میں تبدیل ہوکر تمام عالمین میں تقسیم ہوجاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا جلال ، اللہ تعالیٰ کی عظمت کائنات میں دوسری کوئی مخلوق برداشت نہیں کرسکتی۔ اب پھر ہم اس آیت کو پڑھتے ہیں ... الحمد ﷲ رب العالمین...سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو عالمین کو پالنے والا ہے۔ پالنے والا کون ہوگا؟جو زندگی کی تمام آسائشیں فراہم کرے گا وہی پالے گا ۔ اور عالمین کو پالنے کے لئے وسائل پیدا کرنے والا ہے ۔ اور ان وسائل کو تقسیم کرنے کے لئے اللہ نے اپنے محبوب بندے محمد رسول اللہ ﷺ کا انتخاب

فرمادیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر اس دنیا میں تشریف
لائے ہر پیغمبر نے یہ بات ضرور فرمائی کہ ہمارے بعد ایک اور نجات دہندہ آئے
گا ۔ رسول اللہ ﷺ جب تشریف لائے انہوں نے فرمایا میں کوئی نئی بات نہیں کہہ
رہا ہوں۔ میں وہی بات کہہ رہا ہوں اسی بات کا اعلان کررہا ہوں جو میرے
بھائی پیغمبر تم لوگوں کو بتاچکے ہیں۔ لیکن ساتھ ساتھ رسول اللہﷺ نے یہ بھی
فرمایا کہ اب کوئی نبی نہیں آئے گا۔ ان اللہ و ملائکۃ یصلون علی النبی ... یایھا
الذین امنوا صلو علیہ وسلم تسلیماً... کہ اب کوئی نبی نہیں آئے گا ... خاتم
النبیین ہیں۔ لیکن ساتھ ساتھ رسول اللہ ﷺ نے قرآن پاک کی یہ آیت بھی پڑھی
اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد بھی دہرایا ... الیوم اکملت لکم دینکم ...و کنت علیک
نعمتی و دینکم لکم الاسلام...کہ آج کے دن میں نے اے محمد ﷺ! تمہارے اوپر دین
کی تکمیل کردی ہے۔ اور جن نعمتوں کاوعدہ کیا تھا وہ آپ کے اوپر پوری کردی
ہے۔ اور اللہ اس سے راضی ہوگیا۔ اب آپ غور فرمائیں کہ ہم مسلمان جو
رسول اللہ ﷺ کے امتی ہیں کتنی خوش نصیب قوم ہے۔ ہمیں وہ دور ملا جو دور
اللہ کے بعد کی بڑی ہستی کا دور ہے۔ اورہمیں یہ سعادت ملی کہ ہم اس رسول
کے امت ہیں جس رسول کی وجہ سے سارے عالمین فیڈ ہورہے ہیں۔ جب ہم یہ
کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے امتی ہیں تو کیا اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ
ہم یہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ کی نسبت اور صفات ہمیں حاصل ہیں۔ اللہ
تعالیٰ رب العالمین ہیں تو اللہ تعالیٰ کی نسبت سے کوئی بندہ رب تو ہونہیں
سکتا۔رسول اللہ ﷺ رحمت اللعالمین ہیں ۔ جب مسلمان رسول اللہ ﷺ پر ایمان
لے آتا ہے۔ کلمہ پڑھ لیتا ہے ۔ اپنی نسبت رسول اللہ ﷺ سے قائم کرلیتا ہے تو
اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہرمسلمان عالمین کے لئے رحمت ہے۔ اس لئے کہ وہ
رسول اللہ ﷺ کا امتی ہے۔ ہر مسلمان چونکہ رسول اللہ ﷺ سے ایک رشتہ
رکھتاہے۔ روحانی رشتہ رکھتا ہے ، جسمانی رشتہ رکھتا ہے تو اس کے اندر یہ
صفات منتقل ہوجاتی ہیں کہ جس طرح رسول اللہ ﷺ عالمین کے لئے رحمت ہیں
اسی طرح ہر مسلمان پوری نوع انسانی کے لئے رحمت کا ایک چلتا پھرتا کردار
ہے۔ یہاں صورت حال یہ ہے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے کافرین کے لئے رحمت بنایا
تاکہ ہم ان کے ساتھ ایسے اخلا ق سے پیش آئیں کہ وہ ہمارے کردار کو دیکھ کر
مسلمان ہوجائیںاس کا الٹ یہ ہوا کہ ہم مسلمانوں کے لئے زحمت بن گئے۔
رحمت کے بجائے ہم مسلمانوں کے لئے زحمت بن گئے۔ آپ یہ غور فرمائیں کہ
رحمت اللعالمین اور رب العالمین میں کہیں کسی صورت سے کوئی تفرقہ کی
بات آتی ہے۔ بھئی حضور پاک ﷺ اگر رحمت اللعالمین ہیں تو وہ کافروں کے لئے
رحمت نہیں ہیں کیا؟ عالمین سے کیا مراد ہے؟ اللہ تعالیٰ نے رحمت اللمسلمین
تو نہیں فرمایا۔ اپنے لئے رب العالمین فرمایا رسول اللہ ﷺ کے لئے رحمت اللعالمین
فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات یہ ہیں کہ کافر کو بھی کافر نہ کہواس لئے کہ
جس وقت تم کافر کہہ رہے ہو اس وقت ہوسکتا ہے وہ مسلمان ہوگیا ہو۔
رسول اللہ ﷺ نے غیر مسلموں کے ... کافروں کے حقوق متعین کئے۔ تو حضور پاک

۔ جس طرح اللہ تعالیٰ عالمین کے لئے رحمت ہیں ، عالمین میں کافر بھی ہیں
مشرک بھی ہے سبھی ہیں۔ اسی طرح رسول اللہ ﷺ عالمین کے لئے رحمت
ہیں ۔ عالمین میں سب کچھ ہے ۔ اب آپ یہ کہیں گے پھر مسلمان میں اور غیر
مسلم میں کیا فرق ہوا بھئی جب حضور پاک ﷺ رحمت اللعالمین ہیں رحمت
اللمسلمین نہیں ہیں تو اسلام میں اور کفر میں کیا فرق ہوا۔ اسلام میں اور کفر
میں یہ فرق ہوا کہ جب بندہ مسلمان ہوجاتا ہے تو اس کو رحمت اللعالمین کی
صفت رحمت منتقل ہوجاتی ہے۔ کافرین کو صفت رحمت منتقل نہیں ہوتی۔
جب صفت رحمت منتقل ہوگئی ۔ اور جب مسلمان اپنے مسلمان بھائیوں کے لئے
رحمت نہیں رہا تواس کو سوائے محرومی کے سوائے بدنصیبی کے اور کیا کہا
جاسکتا ہے؟ رب العالمین ... آپ پھر غور فرمائیں ... رب العالمین سے مراد یہ
ہے کہ وسائل پیدا کرکے مخلوق کو وسائل دینے والا یا دلوانے والا ۔ اس کا مطلب
یہ ہوا کہ جو وسائل آپ استعمال کرتے ہیں وہ آپ کی ملکیت نہیںہے۔ یاملکیت
کا کوئی تصور ابھرتا ہے؟ آپ یہ بتائیں کہ کیا بیوی آپ کی ملکیت ہے؟ ملکیت ہے
بھئی؟ اگر ملکیت ہے تو آپ اس کو مرنے سے کیوں نہیں بچالیتے بھئی؟ بیوی آپ
کی ملکیت ہے آپ اسے نہ مرنے دیں ۔شوہر ملکیت ہے؟ پہلی بات تو یہ کہ اگر
اللہ تعالیٰ بیوی پیدا ہی نہ کرے شوہر پیدا ہی نہ کرے اولاد پیدا ہی نہ کرے۔
ملکیت کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ آپ اس کے مالک ہیں ۔ کوئی آپ کی ملکیت
میں تصرف نہ کرسکے ۔ آپ سے چھین نہ سکے ۔ تو پوری زندگی کے وسائل کے
بارے میں جب آپ غور کریں گے تو یہاں کوئی چیز بھی آپ کی ملکیت نہیں ہے ۔
جان ہی ملکیت نہیں ہے پہلی بات تو یہ ہے ۔ یہ زمین جس پر آپ گھر بناتے
ہیں کیا آپ کی ملکیت ہے؟ آپس میں آپ کاروبار کرکے اسے خرید لیتے ہیں
ملکیت تو نہیں ہے۔ پانی آپ کی ملکیت ہے؟ آسمان آپ کی ملکیت ہے؟ چاند
سورج آپ کی ملکیت ہے؟ یہ چوپائے جن کا اللہ تعالیٰ دودھ پلاتاہے ...اللہ تعالیٰ
فرماتے ہیں ...وہ اللہ جو گوبر کے بیچ میں سے نکال کر تمہیں دودھ پلاتا ہے کیا
وہ چوپایا آپ کی ملکیت ہے؟ اور سب سے بڑی بات یہ کہ آپ خود اپنی ملکیت
ہیں؟ ہر چیز آپ کو مانگی ہوئی دی گئی ہے۔ ماں مانگے تانگے کیے باپ مانگے
تانگے کا، اولادمانگے تانگے کا، جب تک اللہ چاہے آپ کو آپ کے پاس رکھے گا جب
دل چاہے بلالے گا آپ کچھ بھی نہیں کرسکتے۔ہوابتائیے آپ کا کیا تصرف ہے ؟
سانس ......۔

اللہ نے وسائل بنائے رسول اللہ ﷺ نے ان کو تقسیم کیا۔ روحانی نقطہ نظر سے یہ
بات آپ لوگ بہت غور سے سنیں اور اس کو پلے باندھ کر جائیں ۔ روحانی نقطہ
نظر سے خرابی کی جو جڑ ہے وہ یہ ہے کہ انسان کے ذہن میں یہ بات آگئی ہے
کہ میری کوئی ملکیت ہے۔ ملکیت کے تصور نے انسان کو برباد کردیا ہے۔ حالانکہ
اس کی کوئی ملکیت نہیںہے۔ آپ مجھے بہترین گھڑی دیتے ہیں استعمال کے لئے
کہ بھئی یہ آپ استعمال کریں جب میں چاہوں گا لے لوں گا پھر آپ مجھ سے
مانگتے ہیں وہ گھڑی بتائیے وہ گھڑی دینے میں مجھے کوئی تکلیف ہوگی؟ لیکن

اگر وہ اپنے پیسے سے خرید کر ہاتھ میں باندھ لوں اور یہ تصور کروں کہ یہ میری ملکیت ہے مجھ سے کوئی چھین کر تو دکھادے گھڑی ؟ اگر مسلمان کے اندر یہ یقین مستحکم ہوجائے کہ اس دنیا میں اس دنیا میں پوری کائنات میں میری کوئی ملکیت نہیں ہے ہر چیز اللہ کی دی ہوئی استعمال کررہا ہوں تو ہر مسلمان رسول اللہ ﷺ کا جیتا جاگتا کردار بن جائے گا۔ حضور قلندر بابا اولیا نے فرمایا کہ عام انسانوں میں اور پیغمبروں میں یہ فرق ہے کہ عام انسان اپنی ذات کے لئے سوچتا ہے اور پیغمبران علیہم الصلوٰۃ والسلام care of Allah

سوچتے ہیں۔ ان کے ذہن میں یہ بات ہوتی ہے کہ ہماری کوئی چیز نہیں ہے۔ ہم قرآن شریف پڑھتے ہیں غور نہیں کرتے ...والراسخون فی العلم یقولون امنا بہ کل من عند ربنا...جن لوگوں کو وہ علوم حاصل ہوجاتے ہیں جو علوم روحانی علوم ہیں جو علوم الٰہی علوم ہیں ...یقولون ... وہ کہتے ہیں ... امنا بہ ... ہم نے اس بات کا مشاہدہ کرلیا ہے ...کل من عند ربنا...یہاں ہر چیز اللہ کی ہے۔ اللہ کی طرف سے اللہ کی بنائی ہوئی۔ ہمیں صرف استعمال کرنے کے لئے عارضی طور پر عطا کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ انسان کو اولاد عطا فرماتے ہیں اگر انسان کے ذہن میںیہ بات راسخ ہوجائے کہ اللہ کے دئے ہوئے کھلونے اللہ نے یہ ہمیں اس لئے عنایت کئے ہیں کہ ہم ان سے دل بہلائیں اللہ نے یہ کھلونے ہمیں اس لئے دئیے ہیں کہ ہم ان کی تعلیم اور تربیت کرکے ایک اچھا انسان بنادیںاولاد کی ساری پرورش اللہ کے لئے ہوجائے گی۔ انما اموالکم اولادکم فتنہ...واللہ عندہ اجر عظیم... میں نے حضور قلندر بابا سے پوچھا کہ صاحب اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مال و اولاد فتنہ ہیں تو کیا ضرورت ہے شادی کرنے کی ؟ کیا ضرورت ہے اولاد کی ؟کیا ضرورت ہے مال اسباب کی ؟کیا ضرورت ہے گھربنانے کی؟ کیا ضرورت ہے کاروبارکی؟ حضور نے فرمایا آگے بھی پڑھو... واللہ عندہ اجر عظیم... اگر مال اور اولا د کے بارے میں آپ کا یہ تصور ہے کہ یہ اللہ کی دی ہوئی ہے تو اس سے بڑا اجر کوئی نہیں۔ ہم اولاد کو ملکیت تصور کرتے ہیں اس لئے اولاد ہمارے لئے فتنہ ہے۔ بیوی شوہر کو اپنی ملکیت تصور کرتی ہے اس لئے شوہر بیوی کے لئے فتنہ بن گیا ہے۔ شوہر بیوی کو اپنی ملکیت تصور کرتا ہے اس لئے اس کے نخرے ہی نہیں لئے جاتے ۔ ملکیت کا تصور رب العالمین کے سراسر خلاف ہے کوئی چیز آپ کی ملکیت نہیںہے۔ اگر آپ کی کوئی ملکیت ہے تو آپ سے چھن کیوں جاتی ہے؟ آپ تو اپنی ملکیت نہیں ہیں۔ کوئی بندہ ......

(نو منٹ کی ریکارڈنگ ٹھیک نہیں ہے)

آپ گھر بنائیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو توفیق دی اچھاگھر بنائیں ۔ گھر بنانے .... میں کیا ہوتا ہے؟آپ کا گھربنتا ہے تو کیا ہوتا ہے؟جی؟ فیکٹریاں چلتی ہیں سیمنٹ کی فیکٹریاں چلتی ہیں۔ لکڑی کا کام لوگ کرتے ہیں ۔ راج مزدور کام کرتے ہیں ۔ ٹائل لگتے ہیں۔ یعنی آپ اس کو غور کریں ۔ ایک بجلی کا کام دے

دیں آپ □ بجلی کے کام سے لاکھوں لاکھوں آدمی وابستہ ہیں جن کو روزی ملتی ہے۔ تو آپ کاروبار اس لئے کریں کہ اللہ کی مخلوق کو اس سے فائدہ پہنچے گا اور اللہ کی مخلوق آپ بھی ہیں ، آپ کی بیگم بھی ہے، آپ کے بچے بھی ہیں اور آپ کے والدین بھی ہیں۔ بات صرف طرز فکر کی ہے۔ اگر طرز فکر انبیاء کی ہے آپ کا ہر عمل اللہ کے لئے ہے۔ اور اگر طرز فکر میں انبیا کی طرز فکر شامل نہیں ہے تو ہر طرز فکر ہلاکت اور بربادی کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ کے مطالعہ کے بعد ایک ہی بات سمجھ میں آتی ہے کہ حضور پاک ﷺ رحمت اللعالمین ہیں ان کے سارے ماننے والے لوگوں کو حضور ﷺ کی رحمت کی نسبت منتقل ہوئی ہے۔ جب انسان کے اندر رحمت ہوتی ہے تو اس کے اندر اخلاق حسنہ پیدا ہوجاتے ہیں۔ جب انسان کے اندر رحمت ہوتی ہے تو اس کا غصہ ختم ہوجاتا ہے ۔ جب انسان کے اندر رحمت ہوتی ہے اس کے اندر محبت پیدا ہوجاتی ہے نفرت سے وہ آزاد ہوجاتا ہے۔ یہی رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات ہیں اور یہی رسول اللہ ﷺ کا اسوہ حسنہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے اسوہ حسنہ پر عمل کریں۔ اور اسوہ حسنہ کی بنیاد یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیشہ

care of Allah

سوچتے تھے۔ ہر چیز میں پہلے اللہ پھر وہ شئے۔ اس میں میرا خیال ہے ایسا مشکل مرحلہ نہیں ہے کہ ہم لوگ اس کی پریکٹس نہ کرسکیں۔ ہر اچھی چیز پر آپ شکر ادا کریں ۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ... ولقد اتینا لقمٰن الحکمت انشکر اﷲ...ومن یشکر فانما یشکر فی نفسہ...و من کفر فانما ربی لغنی حمید...حضور قلندر بابا اولیا نے اس کی تفسیر بیان فرمائی کہ ہم نے لقمان کو حکمت دی تاکہ وہ شکر کرے۔ تو شکر سے مراد یہ نہیں کہ وہ تسبیح لے کر بیٹھ جاتے کہ یا اللہ تیرا شکر ہے تو نے مجھے حکمت دی ... یا اللہ تیرا شکر ہے۔ وہ فرماتے ہیں لقمان نے حکمت کو اللہ کی مخلوق کے لئے استعمال کیا۔ اللہ کی مخلوق کو حکمت سے فائدہ پہنچایا۔ تو اب اس کا ترجمہ یہ ہوا ہم نے لقمان کو حکمت دی تاکہ وہ اسے استعمال کرے... انشکراﷲ...استعمال کرے اور ساتھ ساتھ اس کے ذہن میں یہ بات ہو کہ اللہ نے مجھے حکمت اس لئے دی ہے تاکہ میں اس سے لوگوں کوفائدہ پہنچاؤں۔ شکر سے مراد یہ نہیں ہے کہ خالی اللہ تیرا شکر اللہ تیرا شکر اللہ تیرا شکر۔شکر سے مراد یہ ہے کہ جو شئے اللہ نے آپ کو عطا کردی ہے آپ اسے خوش ہوکر استعمال کریں اور ذہن میں آپ کے یہ بات ہو کہ اللہ نے مجھے عطا کی ہے۔ انشکر اللہ ... و من یشکر...فانما یشکر فی نفسہ...اور جو لوگ اللہ کی دی ہوئی نعمتوں کو استعمال کرتے ہیںخوش ہوتے ہیںاور یہ سوچتے ہیں کہ یہ اللہ کی دی ہوئی نعمتیں ہیں اس نعمت کا انہی کو فائدہ پہنچتا ہے۔ ومن یکفر ... اور جو لوگ اللہ کی نعمتوں کو تو استعمال کرتے ہیں لیکن کبھی یہ نہیں سوچتے کہ یہ اللہ کی دی ہوئی نعمتیں

ہیں وہ کفر کا ارتکاب کرتے ہیں اور وہ سزا کے مستوجب ہیں۔ یہ کون سا
مشکل کام ہے۔ اگر آپ ٹھنڈے پانی کا ایک گھونٹ پئیں آپ کو مسرت ہو آپ کی
پیاس بجھے ، آپ کی آنتیں سیراب ہوں، آپ کے اندر ٹھنڈک کا احساس ہواور آپ
اللہ کا شکر ادا کریں یا اللہ تیرا شکر ہے۔ تو نے کیسا ٹھنڈا پانی بنایاہے تو کیا آپ
کی سیرابی ختم ہوجائے گی شکر ادا کرنے سے یہ سوچنے سے ؟ آپ اچھا کھانا
کھاتے ہیں ، روکھی سوکھی کھاتے ہیں اللہ کا شکر ادا کریں ۔ کیا اس سے اللہ
میاں کا نعوذ باللہ پیٹ بھر جائے گا؟ پیٹ تو آپ ہی کا بھرے گا۔ آپ شادی کرتے
ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو تسکین فراہم کرتاہے۔ تو اگر آپ یہ سوچ لیں اللہ کی دی
ہوئی نعمت ہے۔ کیا سارے عالم میں شادیاں کامیاب نہیں ہوجائیں گی؟ اگر ہر
بیوی ہر شوہر یہ سوچ لے کہ یہ میرا شوہر مجھے اللہ نے دیا ہے۔ جیسا بھی دیا
ہے ... کالا ہے۔ گورا ہے ۔ اور ہر شوہر یہ سوچ لے یہ بیوی اللہ کی دی ہوئی ہے۔
وہ گھر کامیاب ہوگا یا ناکام ہوگا؟ لیکن آدمی اس طرح نہیں سوچتا ہے۔ آدمی
چونکہ ملکیت کا تصور لئے ہوئے پیدا ہوتا ہے۔ جہاں ملکیت کا تصور آئے گا وہاں
ہمیشہ اقتدار زیر بحث آجائے گا۔ ملکیت کا مطلب یہ کہ آدمی اقتدار میں آکر
اس سے ہر بات منوانا چاہتا ہے۔ بیوی شوہر پہ اقتدار کرکے اپنی بات منوانا
چاہتی ہے۔ شوہر بیوی سے اپنی بات منوانا چاہتا ہے۔ بچے والدین سے اپنی بات
منوانا چاہتے ہیں ۔ والدین بچوںسے اپنی بات منوانا چاہتے ہیں تو یہ اقتدار کیسے
چلے گا؟ لیکن اگر اقتدار کی خواہش کئے بغیر اللہ کی ملکیت کا تصور کرلیا جائے
تو ہر آدمی بیلنس ہوجائے گا۔ ہر آدمی کے اندر طرز فکر انبیاء کی منتقل
ہوجائے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے ۔ رسول اللہ ﷺ
کی عید میلاد النبی ﷺ کی نسبت سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق عطافرمائی کہ
ہم سب یہاں رسول اللہ ﷺ کی باتیں سننے کے لئے جمع ہوئے اس کا ہمیں اللہ
تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئیے ۔ اللھم لک الحمد لک الشکر ...اللھم لک الحمد لک
الشکر ۔ وہ چونکہ مجھے نو بجے تک کا وقت دیا گیا تھا تو پندرہ منٹ زیادہ ہوگئے
اس لئے میں آپ حضرات سے اجازت چاہوں گا اور آپ سے دعا کی درخواست
کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری عاقبت درست کرے۔ آپ کی دنیا و عاقبت درست
کرے۔ ہم سب کو خوشیاں عطا فرمائیں ۔ ہم سب کو انبیاء علیہم الصلوٰۃ
والسلام کی طرز فکر عطا فرمائیں ۔ ہمیں سوچ بچار اور تفکر کی توفیق عطا
فرمائیں ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں تفرقوں سے محفوظ فرمائیں ۔ اس لئے کہ مسلمانوں
کو کسی بھی صورت میں تفرقے کی اجازت نہیں ہے۔ یہ ایک وہاں میرے سے
سوال ہوا یورپ میں کہ صاحب لوگ کہتے ہیں ایک حدیث ہے کہ اسلام میں بہتر
فرقے ہوں گے اور ایک فرقہ جوہے وہ جنتی ہوگا باقی جہنمی ہوں گے تو اس کے
بارے میں کچھ آپ بتائیں ۔ تو اللہ تعالیٰ نے میرے ذہن میں یہ بات ڈالی کہ رسول
اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ...حدیث ہے کہ جو بات میرے سے منسوب کی جائے اور
وہ قرآن سے ثابت نہ ہو وہ میری بات نہیں ہے اسے چھوڑ دیا جائے۔ قرآن پاک
کی یہ آیت سب کو یاد ہے ... واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا... اللہ کی

رسی کو متحد ہوکر مضبوطی کے ساتھ پکڑلو ...ولا تفرقوا...اور آپ اس میں تفرقہ نہ ڈالو۔ امت مسلمہ کا انتشار ، امت مسلمہ کی زبوں حالی ، امت مسلمہ کی بربادی ، ہلاکت، بے عزتی صرف اس بنیاد پر ہے کہ غیر مسلموں نے ، اسلام کے دشمنوں نے سازشوں کے ذریعے اس کے اتحاد کو پارہ پارہ کردیا ہے ۔ اور ایسی دراڑیں ڈال دی ہیں جن دراڑوں میں تقسیم ہوکر انسان تفرقوں میں بٹ گیا ہے۔ میرا تجربہ میری چھوٹی سی عقل جو بہتر سال کی عمر میں مجھے حاصل ہوئی مجھے یہ بتاتی ہے کہ اگر اسلام کے اندر سے انتشار ختم نہیں ہوا ، اگر اسلام میں تفرقہ مزید بڑھتے چلے گئے ، اور متحد ہوکر اللہ کی رسی کو مضبوط نہیں پکڑا تو یہ قوم ختم ہوجائے گی برباد ہوجائے گی ، اس کا کوئی نام لیوا نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ رب العالمین ہیں رب المسلمین نہیں ہیں۔ ان اللہ لایغر مابقوم حتی یغیر بانفسہم...جب کوئی قوم اپنی بربادی چاہتی ہے تو اللہ اسے قبول کرلیتا ہے۔ اور جب کوئی قوم اپنا عروج چاہتی ہے اللہ اسے بھی قبول کرلیتا ہے۔اور اللہ ان دونوں باتوں سے بے نیاز ہے۔ واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا...کہ اللہ کی رسی کو متحد ہوکر مضبوطی کے ساتھ پکڑ لواور آپس میں تفرقہ نہ ڈالو۔ آج کی نشست میں یہ طے کرکے اٹھیں کہ ہم سب مسلمان ہیں اور مسلمان سب بھائی بھائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس پرہمیں عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ سب حضرات کا بہت شکریہ۔